ولیم شیکسپیئر (منفرد ڈرامہ نگار)

تخلیق اور تخیل وہ خداداد صلاحتیں ہیں جو چرانے کے بعد علاقے کے سردار کے خوف سے شہر کا رخ کرنے والے ایک عام سے بچے کو دینائے ادب میں وہ مقام بخشتی ہیں کہ پانچ سو سال سے کوئی ایسی رات نہیں گزری کہ اس ہمہ گیر شخصیت کے کسی نہ کسی ڈرامہ کی نمائش نہ ہوئی ہو۔ بغیر کسی رسمی تعلیم کے شہر لندن کے ایک تھیٹر میں ایک ملازم کے طور پر شیکسپیئر نے اپنی زندگی کی تگ ودو دشروع کی۔ کہا جاتا ہے کہ شیکسپیئر کا ادب سے منسلک ہونا ڈرامائی ہے بستی میں بھیڑ کا بچہ چرایا وہاں کے سردار کے خوف سے شہر میں جا کر ایک تھیٹر کا سامان اٹھانے کا کام شروع کیا کبھی کسی کالج یا یونیورسٹی کی شکل نہیں دیکھی تھی، تھیٹر میں پیش کئے جانے والے ڈراموں کو بڑی گہری نظر سے دیکھتا اور ایک وقت ایسا آیا کہ اس مالزم نے اپنی سوچ کی گہرائیوں سے ایک کاوش کو نمائش کیلئے پیش کیا، اس ڈرامہ کو وہ پذیرائی ملی کہ اس کے بعد لوگ شیکسپیئر کے ڈرامے کا شدت سے انتظار کرتے ایک ملازم سے اداکر اور اداکار سے ڈرامہ نگار اور پھر اسی ڈرامہ کمپنی کا پارٹنر بننے کا سفر شیکسپیئر نے جس طرح طے کیا وہ خود بہتر جانتے ہیں۔

شیکپیئر نے اپنی ادبی زندگی کا آغاز کامیڈی سے کیا، ان کا شہرہ آفاق مزاحیہ ڈراموں میں AbuogtNothing,TwelfihNight,Lovr'sMutavLabourlost سرفہرست ہیں اس کے بعد تاریخی ڈراموں کا ادوار شروع ہوتا ہے۔

شیکسپیئر کی حقیقی شہرت وہ لازوال Tragedies ہیں جن کی آج تک کوئی مثال دنیا کے کسی بھی ادب میں سامنے نہ آسکی۔ موضوع میں عالمگیریت زبان میں چاشنی، ڈائیلاگ میں پختگی اور کردار نگاری میں عمدگی وہ نمایاں خاصیتیں ہیں کہ جنہوں نے اس عظیم شاہ کار کو انگریزی ادب میں یکتا بنادیا زندگی کی پراسراریت کو حل کرنا شیکسپیئر کے ڈراموں کا اصل مقصد تھا اس کے بے نظیر المیاتی ڈراموں کا اصل مقصد تھا اس کے بے نظیر المیاتی ڈراموں میں Lear,Othelo,Hamlet,King اور Juoius Ceiser نمایاں ہیں ارسطو کے پیش کئے جانے والے ماڈل کی پیروی کرتے ہوئے شیکسپیئر نے اپنے ہیروز کا انتخاب شاہی خاندان سے کیا، شہنشاہوں کی زندگی کے عروج زوال، ان کی اخلاقی خامیاں، ان کے مصائب اور انجام کو اتنے متاثر کن انداز میں پیش کیا کہ اس کے قارئین اور ناظرین پر سکتا کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے وقت کا بادشاہ جب زندگی کی گہرائیوں میں گرادیا جاتا ہے تو دیکھنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

شیکسپیئر کی سب سے زیادہ سراہی جانے والی (Tragedy (hamlet میں خود کلامی فلسفہ اور متانت سے بھرپور ہیں ان

میں شیکسپیئر نے عورت کے بار میں انتہائی تلخ جملوں کا استعمال کیا جیسا کہ "frailty thyis woman" زندگی کی کشمکش کے برے میں to be notortobe" اور موت کے بارے میں "undisocovered contry" جیسے جملوں کے جادو نے ان کے ڈراموں میں جان ڈال دی لہے بادشاہ Lear کا جول شیکسپیئر کا رجمان ہے اس کے گیت ضرب المثل کی صورت اختیار کر گئے ہیں جیسا کہ Think before speak پہلے تول پھر بول اور یہ کہ barowingloseboingirindsanditself ادھار دوست اور خود کھو دیتی ہے۔

ڈرامہ king lear کا موضوع انسان کی عملی زندگی کے انتہائی قریب تر ہے اور وہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو Powerless کرنے کا مطلب دنیا کے attacks ہیں اور یہ زندگی کے آخری سانس تک آپ کو ذمہ داریوں سے چھٹکارہ نہیں پانا چاہیے اور جو والدین اپنی زندگی میں جائیداد اپنی اولاد کے نام کر دیتے ہیں بھکاریوں سے بدتر زندگی گزارتے ہیں۔

ڈرامہ نگار شیکسپیئر کی باقی ڈرامہ نگاروں سے انفرادیت ہے کہ انہوں نے زندگی کو اس طرح پیش کیا کہ جس طرح یہ ہے کہ نا کہ جس طرح اسے ہونا چاہیے شیکسپیئر کیمطابق مناسب سزا و جزا کے نظام کا نہ ہونا جرائم کی آنیاری کا باعث ہے اس کے ہیرو ڈرامہ کے اختتام پر مصائب کے بعد انعام حاصل کرنیکی بجائے یا تو المیاتی موت کا شکار ہو جاتے ہیں یا تھر دکھ بھری زندگی کے جال میں پھنسے ہی رہتے ہیں اس پر ڈاکٹر جانسن نے شیکسپیئر کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے ان کا کہنا ہے کہ شیکسپیئر ڈراموں میں Ploise Justice نہیں ہے اور pessimism کا عنصر حاوی ہے شیکسپیئر نے اپنی زندگی میں 38 ڈرامے اور اور 154 نظمیں لکھی ہیں ان کا ملکہ الزبتھ اول کا دور ہے۔

شیکسپیئر کے ڈراموں کے اگر ہر پہلو سے جائزہ لیا جائے تو اس پر کئی کتابیں لکھی جا سکتی ہیں اور بلاشبہ لکھی بھی گئی ہیں جن میں Twrntieth centuty view sries کا نام سرفہرست ہے ان کے ڈراموں کا دنیا کی کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے لندن میں ان کے نام پر ہی ایک تھیٹر بنایا گیا ہے جس میں ہر رات اس کے کسی نہ کسی ڈرامہ کی نمائش ہوتی ہے دنیا کے مختلف کونوں سے سکالر ادبی شخصیات اور مفکرین اپنے thises مکمل کرنے کے لئے ان کے ڈراموں پر تحقیق کر رہے ہیں۔